آؤ دوست بنائیں



سیدہ سیدین

مکتبہ [illegible] علی ہیراکی ناگپور نمبر ۲



آؤ دوست بنائیں

سیّدہ سیّدین

مصوّر
بریگیٹے فرینک فرڈ



۱۹۵۵

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ
دہلی ۔ نئی دہلی ۔ بمبئی

پہلی بار ۲۰۰۰

قیمت مر

سیدہ یہ کہانی

شری جواہر لال نہرو

کی خدمت میں پیش کرتی ہے

کیونکہ وہ سب بچوں سے محبت کرتے ہیں اور سب بچے اُن سے محبت کرتے ہیں

اور

شنکر

کی خدمت میں بھی

کیونکہ وہ بڑے اچھے آدمی ہیں اور سب کو ہنساتے ہیں

★

ایک بچہ باغ میں کھیلنے جاتا ہے۔ وہاں اُسے ایک بِھڑ کاٹ لیتی ہے۔ یہ اُس کی زندگی کا ایک تجربہ تو ہے۔ لیکن اِس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ایک بچہ دُوسرے بچّوں کے ساتھ کھیلنے جاتا ہے لیکن وہ اس کے ساتھ نہیں کھیلتے۔ یہ ایک ایسا تجربہ ہے جس کی وجہ سے دِل میں پڑی ہوئی گرہ کو کھولا نہ جائے تو وہ دماغ کو بے چین اور زندگی کی قدروں کو مسخ کر سکتا ہے۔ لیکن ننھی سیدہ ستیدین نے اس کہانی کو ایسے سادہ فطری اور خوب صورت انداز میں پیش کیا ہے کہ وہ سیدھی دل میں اُتر جاتی ہے۔ شنکر ویکلی اِس کہانی کو دنیا کے ہر حصّے میں لے جاتا ہے۔ ایک عورت کے دل میں جو سیدہ سے بہت دور اور اُس سے ناواقف ہے یہ کہانی محبّت اور رفاقت کے جذبے کو بیدار کر دیتی ہے۔ ارجنٹینا کی مس فرینک فرٹ اس میں اپنے فن کے کمال کو شامل کر دیتی ہے اور اِس انداز سے اِس کی تصویر کشی کرتی ہے کہ اِس میں بچپن اور بیداری اور محبّت کے دھیمے دھیمے سُر سُنائی دیتے ہیں اور پھر وہ اُسے مصنّفہ کو تحفے کے طور پر پیش کر دیتی ہے۔

کاش یہ سیدھی سادھی کہانی جس میں بچوں کا سا حُسن ہے لوگوں کو ایک دوسرے کے سمجھنے میں مدد دے اور اُن میں سچّی اِنسانی رفاقت کا احساس بیدار ہو جو وقت اور مقام کی قید سے آزاد ہے۔

ذاکر حسین



پچھلے سال جب ہم نئے نئے دلی آئے تو میں بہت اُداس رہا کرتی تھی کیونکہ میری کسی سے دوستی نہ تھی۔ بس دن بھر گھر میں پڑی رہتی تھی۔ باہر جاکر کھیلتی بھی کس کے ساتھ؟ ایک دِن ابّا نے مجھ سے کہا "سیّدہ! تم بڑی سُست ہو گئی ہو باہر جاکر کیوں نہیں کھیلتیں؟" لیکن میں ابّا سے صحیح صحیح بات کہنا نہیں چاہتی تھی لیکن آپ کو بتائے دیتی ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں دو تین دفعہ باہر کھیلنے گئی تھی مگر کسی نے میری طرف دھیان نہیں دیا تھا کیونکہ وہ مجھے جانتی ہی نہ تھیں۔ مگر یہ بات میں نے ابّا کو نہیں بتائی اور بولی "ابھی جاتی ہوں مگر........" ابّا کو مگر پسند نہیں۔ انھوں نے جواب دیا "جاؤ بی بی دیکھو اِس وقت سب بچّے باہر کھیل رہے ہیں اور تم گھر میں بے کار پڑی ہو۔ تمھیں تو ہمیشہ ہنستے کھیلتے رہنا چاہیے۔" یہ کہہ کر انھوں نے پیار سے میرے گال پر ایک ہلکا سا چپت بھی لگا دیا۔

میں تیار ہو کر باہر لان میں آئی اور جو لڑکیاں وہاں کھیل رہی تھیں اُن سے ذرا دُور ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی میرے پاس آئی اور کہنے لگی "تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟ آؤ ہمارے ساتھ کھیلو۔" میں خوشی خوشی اُس کے ساتھ چلی گئی۔ ابھی ہم یہ سوچ بھی نہ پاتے تھے کہ کون سا کھیل کھیلیں کہ اُس کی چار پانچ سہیلیاں اور آگئیں۔ اُن میں سے ایک نے مجھ سے کچھ باتیں کرنے کے بعد پوچھا "تمھاری ذات کیا ہے؟"

مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ میری ذات کیا ہے۔ اِس لئے میں نے کہا "مجھے نہیں معلوم"۔ گھر آکر میں نے ابّا سے کہا "ابّا ہماری ذات کیا ہے؟" اُنھوں نے کہا "کیوں کیا بات ہے کیوں پوچھتی ہو؟" میں نے کہا "یوں ہی" اُنھوں نے کہا "بیٹی ہم لوگ تو ذات پات کو مانتے ہی نہیں"۔

اگلے دِن جب میں کھیلنے گئی تو مجھ سے ایک لڑکی نے پھر پوچھا "تمھاری ذات کیا ہے؟" میں نے کہا "کچھ بھی نہیں۔ ہم ذات پات کو مانتے ہی نہیں" مگر اُس کی اِس جواب سے تسلّی نہیں ہوئی۔ اُس نے پھر پوچھا "آخر تم کون ہو؟" میں نے سادگی سے کہا "میں تو تمھاری طرح ایک بچّی ہوں"۔ اس کو یہ بات عجیب سی لگی اور اُس نے ذرا بگڑ کر کہا "ارے بھئی تم ہندو ہو یا سِکھ ہو، یا مُسلمان ہو، یا کرسچین ہو یا پارسی ہو، آخر ہو کون؟" میں نے جواب دیا "میں مسلمان ہوں" یہ سُن کر اُس لڑکی نے ناک بھوں چڑھا کر اپنی ساتھ والیوں سے کہا "ارے یہ تو مسلمان ہے ہم اس کے ساتھ نہیں کھیلیں گے"۔ مجھے یہ سُن کر بہت غُصّہ آیا اور میں نے سوچا کہ اب تو کوئی لڑکی میرے ساتھ نہیں کھیلے گی۔ مگر کیا کرتی؟ مُنہ چڑھاتے ہوئے گھر واپس آگئی۔

اگلے دن پھر ابّا نے مجھ سے باہر جا کر کھیلنے کو کہا تو میں نے صاف صاف کہہ دیا کہ "ابّا میں باہر نہیں جاؤں گی۔ کیوں کہ لڑکیاں کہتی ہیں کہ تم مُسلمان ہو۔ ہم تمھارے ساتھ نہیں کھیلتے"۔ ابّا یہ سُن کر مُسکرائے اور کہنے لگے "واہ یہ بھی کوئی بات ہے تم اِس کی پرواہ مت کرو جاؤ ریحانہ کے ساتھ کھیلو۔ دوستی کرنا تو ایک فن ہے جو ابھی تمھیں سیکھنا ہے جاؤ" پھر یہ سُن کر میں اپنی چھوٹی سی بھانجی کے ساتھ باہر چلی گئی۔ مگر سچ پوچھو تو میرا جی بالکل نہ لگتا تھا۔

دوسرے دن شام کو ہم ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔ میری ایک بڑی بہن سوئٹر بُن رہی تھیں، دُوسری بہن ایک کتاب پڑھ رہی تھیں۔ امّی جنھیں ریڈیو کا بہت شوق ہے ریڈیو سُن رہی تھیں





اور ابا اخبار ہاتھ میں لئے کوچ پر لیٹے ریحانہ سے باتیں کر رہے تھے۔ میں چُپ چاپ بیٹھی اُن کی باتیں سُن رہی تھی۔ ایک دم سے گھنٹی بجی ٹرنگ .... ٹرنگ .... میں نے لپک کر دروازہ کھولا تو دیکھا کہ سامنے ایک لمبی سی ڈاڑھی والے سردار جی کھڑے تھے۔ اُن کے ساتھ اُن کی بیوی اور ایک بچّی بھی تھی۔ بچی میرے برابر تھی۔ میں نے ابا سے کہا "ابا کچھ لوگ آپ سے ملنے آئے ہیں۔" ابا نے کہا "جاؤ اِن کو اندر بلا لاؤ" میں اُن کو ڈرائنگ روم میں بٹھا کر وہاں سے بھاگ آئی۔ تھوڑی دیر بعد ابا نے مجھے بُلایا اور کہا "دیکھو یہ تمھاری نئی دوست ہے جاؤ اِسے اندر لے جاؤ اور اپنی کتابیں اور کھلونے دِکھاؤ" میں اُس کو اندر لے آئی۔ ہم دونوں طرح طرح کے کھیل کھیلتے رہے، اور میری اس سے بڑی دوستی ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوگ چلے گئے میں نے ابا سے پوچھا "ابا یہ کون لوگ

تھے اور کیوں آئے تھے؟" اُنھوں نے کہا" بیٹی یہ بہت اچھے لوگ ہیں اِنھوں نے جب سُنا کہ کچھ لڑکیوں نے تمھارے ساتھ کھیلنے سے اِنکار کردیا تھا یہ بات اُنھیں بُری لگی اور وہ یہ کہنے آئے تھے کہ اگر آپ کی پیاری بچّی کے ساتھ کوئی نہیں کھیلتا تو ہماری بچّی اِس کے ساتھ کھیلے گی۔ مُجھے پیاری بچّی کا لفظ بہت پیارا لگا۔ اِس کے بعد میں ہر روز اُس لڑکی کے ساتھ کھیلا کرتی اور اُس کے گھر بھی جاتی۔ اور پھر آپ کو معلوم ہے کیا ہوا؟ دھیرے دھیرے اور بہت سی لڑکیاں بھی ہمارے ساتھ کھیلنے لگیں اور ہم سب میں بڑی دوستی ہوگئی۔ اب ہم سب مِل جُل کر کھیلتے ہیں اور بڑا لطف آتا ہے۔ وہ ہمارے یہاں آتی ہیں اور میں اُن کے گھر جاتی ہوں۔ وہ میری امّی کو چچّی اور ابّا کو چچا کہتی ہیں۔

ایک دن میری بڑی بہن جنھوں نے بی۔اے پاس کیا ہے اور اپنے آپ کو بڑا فلسفی



سمجھتی ہیں مجھ سے کہنے لگیں :۔ "نسیدہ اب کتنی لڑکیاں تمھاری دوست ہوگئی ہیں ؟ میں نے جواب دیا "بہت سی، آپ گن بھی نہیں سکتیں"۔ انھوں نے پوچھا "وہ کون کون ہیں ؟" میں نے کہا "سب میری جیسی لڑکیاں ہیں کوئی ہندو، کوئی سکھ، کوئی کرسچین ۔ اور آپ کو خبر بھی ہے ؟ ہم سب نے مل کر ایک چھوٹا سا کلب بنایا ہے جس کا نام "پریم کلب" رکھا ہے" انھوں نے مسکرا کر کہا "دیکھو دنیا میں ہمارے جیسے کروڑوں انسان بستے ہیں اگر وہ بھی تم بچیوں کی طرح آپس میں دوستی کریں اور مل جل کر رہیں تو ساری دنیا ایک "پریم کلب" بن سکتی ہے۔ ٹھیک ہے نا ؟" ہاں باجی ٹھیک تو ہے۔ مگر پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کیوں نہیں ہوتا ؟......"

